# روس اور ہندوستان

## إن الملوك إذا دخلوا قرية أفسدوها وجعلوا أعزة أهلها أذلة

عام طبائع اور سرسری خیالات بحکم کل جدید لذیذ ہر ایک نئی چیز کو پسند کرتے اور اسکے منتظر رہتے ہین بغیر اسکے کہ ان دونون کے نفع ونقصان مین موازنہ کرین اور نئی چیز کے نفع کو پرانی چیز کے نقصان پر اور پرانی چیز کے نقصان کو نئی چیز کے نقصان پر ترجیح دین نئے ملک ـ نئی نوکری ـ نئی موسم ـ نئی سواری ـ نئے دوستا ـ نئی جورو ـ وغیرہ وغیرہ کی طلب مین وہ اسی اصول پہ چلتے ہین خواہ ان نئی چیزون سے انکو انواع مصائب کا سامہنا کرنا پڑے ـ

اور بخلاف اسکے سلیم طبائع اور گہرے خیالات اس اصل کے بالکل مخالف ہین وہ جس چیز کی منفعت یا مضرت یا غلبہ منفعت بخوبی جانچ لیتے ہین وہ اسکے بدلے اور چیز کے جسکی منفعت کا انکو تجربہ نہو ہرگز طالب نہین ہوتے اور وہ بحکم اس مثل یا دیا اصول مجرب کہ رعایت دفع مضرت جلب نفع سے اولی ہے ـ احتمال نقصان پر ایک موہوم وخیالی منفعت کے پیچھے نہین پڑتے اور اس شعر پر عمل کرتے ہین ؎ بدریا در منافع بیشمار است ؛ اگر خواہی سلامت بر کنار است ـ

اور چونکہ ہر ایک زمانہ مین عام اور سرسری خیالات کے لوگ بکثرت ہوتے ہین اور خاص [illegible] اندیش کم لہذا ممکن ہے ـ اور ایسا ہی بعض انگلو انڈین کا گمان ہے کہ ہندوستان کے لوگ روس کی آمد آمد سنکر اسکے منتظر ہون اور موجودہ سلطنت کے بدلے وہ اسکو پسند کرین بناءً علیہ ہم اپنے دیسی خصوصاً مذہبی (اسلامی) بھائیون کو بطور پیش بندی اس عامیانہ خیال سے روکتے ہین اور اسبابین انکو قرآن مجید و فرقان حمید کا ایک منقولہ مقولہ جو اہل اسلام کے لئے ایک واجب التسلیم نصیحت ہے اور اقوام غیر کو بھی اگر وہ انصاف کرین

بحکم ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ∴ ور نوشتست پند بر دیوار ∴ (جسکے تسلیم سے چارہ نہین) سُناتے ہین ۔

خدا تعالے نے سورہ نمل مین **بلقیس** شہزادی سبا کا (جسکو اوسکے وزیرون اور مشیرون نے حضرت **سلیمان** بادشاہ کی چڑہائی سے بیفکر کیا اور اونسے مقابلہ کرنیکا مشورہ دیا تہا) یہ قول نقل فرماتا ہے (جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے) کہ بادشاہ جب کسی بستی مین چڑہائی

> قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون ∴ (نمل ع ۳)

کرکے) داخل ہوتے ہین تو اوسکو بگاڑ دیتے ہین اور اوسکے اہل عزت کو ذلیل کر ڈالتے ہین اور اونکا یہی کام ہے ۔

اِس قول کو (یعنی بلقیس) کو **خداوند تعالے** نے بتسلیم نقل فرمایا اور ہمکو یہہ بتایا ہے کہ جب ہم کسی سلطنت کے زیر سایہ کسی مُلک یا شہر مین با امن زندگی بسر کرتے ہون تو ہمکو کسی دوسرے بادشاہ کی چڑہائی یا تسلط کو پسند نکرین جب تک اس دوسرے بادشاہ کی تسلط مین ہم اس خوف سے کہ وہ ہماری اہل عزت اشخاص کو ذلیل کریگا اور اس شہر مین فساد پھیلائیگا اور ہماری امن و آزادی کو کہو دیگا ۔ مامون و بیفکر نہون ۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیئے کہ اس سلطنت انگلشیہ مین ہمکو کیسا امن و آزادی حاصل ہے اور روس سے کیا توقع ہے ۔

اس سلطنت کی امن و آزادی کو تو ہم خوب جانچ چکے ہین اور اوسکے زیر سایہ ہم اسی امن دار سلطنت مین زندگی بسر کر رہے ہین جو عیان ہین محتاج بیان نہین ہے اور روس کی امن و آزادی کا حال یقینی اور پوری طور پر ہمکو معلوم کچھہ ہے اسصورت مین ہمکو کب مناسب ہے کہ اس امن و آزادی پسند اور بخش سلطنت کے بدلے سلطنت روس کی آرزو کرین اور اس نصیحت خداوندی کو پس پشت ڈال دین ہر چند یہہ آرٹیکل چند مختصر الفاظ مین ختم ہوا مگر ان ہی مختصر الفاظ سے اہل بصیرت بہت کچھہ سمجھہ سکتے ہین بالتہم اگر ضرورت داعی ہوئی تو اس اجمال کی تفصیل پھر کبھی کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالے ۔ یاران باقی صحبت باقی